REGD No. L.5254

— بسم اللہ الرحمٰن الرحیم —

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ — یوم یکشنبہ

۹ رجب ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ ؍

جلد ۴۶/۱۱ | ۱۰ ؍ تبلیغ ۱۳۳۶ ھش ۱۰ ؍ فروری ۱۹۵۷ء | نمبر ۳۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۹ ؍ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ آج سفر پر تشریف لے گئے ہیں تا اطلاع ثانی حضور اقدس کی ڈاک کا پتہ حسب ذیل ہوگا۔

ناصر آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر حیدرآباد ڈویژن

اس عرصہ کے لئے حضور نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو ربوہ میں امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔ حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

— لاہور (ماڈل ٹاؤن) سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ محترم نواب عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت زیادہ خراب ہے۔ ٹمپریچر ۱۰۲ ہے۔ گھبراہٹ اور کمزوری زیادہ ہے۔ احباب محترم نواب صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

وقت آئے گا جب مجرم قوموں کا اخلاقی ضوابط سے ہی نہیں

بلکہ

اقتصادی اور دوسری پابندیوں کے ذریعہ مواخذہ کیا جاسکے گا

ڈھاکہ میں وزیر اعظم پاکستان حسین شہید سہروردی کی تقریر

ڈھاکہ ۹ ؍ فروری۔ وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے کل رات یہاں کہا ایک وقت ایسا آئے گا۔ کہ جب مجرم قوموں کا اخلاقی ضوابط سے ہی نہیں بلکہ اقتصادی پابندیوں کے ذریعہ مواخذہ کیا جائے گا — وزیر اعظم سلیم اللہ ہال میں طلباء کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقعہ پر ایک تقریب میں مسٹر سہروردی کو ڈھاکہ یونیورسٹی لاء ایسوسی ایشن کا اعزازی لائف ممبر بنا دیا گیا — مسٹر سہروردی نے اپنی تقریر میں زور دیا کہ مختلف قوموں کے درمیان تمام بین الاقوامی امور میں اخلاقیات کا احساس اور قانون کی حکمرانی کا اطلاق ٹھیک اسی طرح مساوی طور پر ہونا چاہیئے۔ جس طرح کوئی مملکت اور اس کے افراد کے درمیان ہوتا ہے — وزیر اعظم نے کہا کسی مملکت کو اپنے لئے ایک ایسا طرز عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ کہ دوسرے اس کی باتوں اور بین الاقوامی وعدوں کے احترام پر اعتبار کرسکیں۔ تاہم آپ نے کہا بعض ملکوں میں ایسے آبرومندانہ راستے سے گمراہ ہونے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ لیکن جو ملک ایسا کرتے ہیں۔ ان کا مواخذہ ہونا چاہیئے۔ اور انہیں سزا ملنی چاہیئے۔ اور اس مقصد کے لئے ٹھیک اسی طرح ایک ضابطۂ قوانین ہونا چاہیئے جس طرح کسی گمراہ فرد کو عدالت میں پیش کرکے اسے اس کے جرم کی سزا دی جاتی ہے۔

سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر مزید بحث

کشمیر میں ہندوستان نے طاقت کا استعمال کیا تھا کرشنا مینن کا اعتراف

نیویارک ۹ ؍ فروری۔ کل رات سلامتی کونسل کا اجلاس ہندوستانی نمائندے مسٹر کرشنا مینن کی چار گھنٹہ کی تقریر کے بعد ملتوی ہو گیا۔ ہندوستانی نمائندے نے اس اجلاس میں وزیر خارجہ پاکستان ملک فیروز خان نون کے اس بیان کا جواب دینے کی اجازت چاہی تھی۔ جو انہوں نے گزشتہ اجلاس میں دیا تھا۔ اور جس میں آزاد و غیر جانبدار رائے شماری کرانے اور کشمیر میں اقوام متحدہ کی فوج بھیجے کا مطالبہ کیا تھا۔ اس سے قبل ۲۴ جنوری کو سلامتی کونسل نے ایک قرارداد منظور کی تھی۔ جس میں دونوں سے کہا گیا تھا۔ کہ رائے شماری ہونے تک کشمیر میں موجودہ حالات برقرار رکھے جائیں۔ کرشنا مینن نے اپنی تقریر میں کل اعتراف کیا کہ ہندوستان نے کشمیر میں طاقت استعمال کی تھی۔ جس سے ریاست کے الحاق کا کام جلدی مکمل ہوگیا۔ انہوں نے کہا کشمیر میں فوج بھیجنے کی ایک وجہ یہ تھی کہ ہمسایہ علاقے کی حفاظت کی جائے

انہوں نے طاقت کا استعمال کرنے میں ہندوستان کو حق بجانب ثابت کرنے کے لئے تاریخ سے بعض حوالے پیش کئے اور کہا کہ سو سال کی تاریخ اس حقیقت پر گواہ ہے کہ ریاستیں اپنی حفاظت کے لئے حکومت ہند پر انحصار کرتی رہی ہیں۔ انہوں نے برطانوی افسروں کے حوالے سے جس میں جنرل آف سٹاف بھی شامل تھے، یہ بات کہی کہ کشمیر میں فوجیں بھیجنے کا پہلے کوئی منصوبہ تیار نہیں کیا گیا تھا۔ انہوں نے اپنی طرف سے یہ دعوے بھی کیا کہ جب قبائلی کشمیر میں داخل ہوئے۔ تو ان کا قطعاً کوئی خیر مقدم نہیں کیا گیا۔ لیکن ہندوستان کی حملہ آور فوج کا اہل کشمیر نے خیر مقدم کیا۔ انہوں نے ہندوستان کے اقدام کو درست ثابت کرنے کے لئے بعض برطانوی فوجی افسروں سے جن میں لارڈ برڈ وڈ بھی شامل تھے۔ یہ بیان منسوب کیا کہ کشمیر پر ہندوستان کا قبضہ ہونے میں کوئی دھوکہ بازی نہیں ہوئی۔ انہوں نے اپنی سابقہ دلیلوں کو دہراتے ہوئے اس بات کا جواب دینے کی بھی کوشش کی کہ ہندوستان نے تصفیہ کی گیارہ تجویزوں کو ایک ایک کرکے کیوں مسترد کیا۔ رائے شماری کے متعلق انہوں نے کہا کہ اس کا انعقاد کشمیر کے الحاق کے بعد عمل میں آنا تھا۔ انہوں نے اس الزام کی بھی تردید کی۔ کہ ۲۶ جنوری کے روز کشمیر کو ہندوستان میں مدغم کرلیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا اس روز کوئی الحاق عمل میں نہیں آیا۔ کیونکہ کشمیر تو بہت پہلے ہی ہندوستان کا حصہ بن چکا ہے۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ ہندوستان مذہبی طبقوں میں اختلافات کو ختم نہیں کرسکا ہے۔ اور وہاں متعدد فرقہ وارانہ فسادات ہوتے ہیں انہوں نے کہا یہ امر واقعی باعث شرم ہے کہ وہاں لوگوں کو فرقہ وارانہ بنیادوں پر بھڑکایا جاسکتا ہے۔ لیکن حکومت نے ہمیشہ فرقہ وارانہ فسادات کو روکنے کی کوشش کی ہے۔ اور وہ اس میں خاصی حد تک کامیاب رہی ہے۔ انہوں نے اس الزام کی تردید کی۔ ... کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک کیا جاتا ہے۔ انہوں نے دوران تقریر میں تمام زور بیان پاکستان کو حملہ آور قرار دینے پر صرف کیا۔ اقوام متحدہ کے باخبر حلقوں نے خیال ظاہر کیا ہے کہ سلامتی کونسل آئندہ ہفتہ مسئلہ کشمیر کے متعلق کوئی قطعی فیصلہ کرے گی۔

ایڈیٹر - روشن دین تنویر بی - اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۰ر فروری ۵۷ء

ایں چہ بوالعجبی است

پچھلے دنوں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک خواب الفضل میں شائع ہوا ہے۔ جو کشمیر کے متعلق ہے۔ اس خواب کے متعلق مخالفین کو عجیب عجیب حاشیہ آرائی کرنے کی تکلیف اٹھانی پڑی ہے۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ مختلف مخالفوں نے ایک دوسرے سے مختلف ہی نہیں بلکہ متضاد باتیں کہہ ڈالی ہیں۔ اس سے کم ازکم یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے۔ کہ ان نقادین کے پیش نظر تلاش حق قطعاً نہیں ہے۔ بلکہ صرف مخالفت برائے مخالفت پیش نظر ہے۔ چنانچہ ایک اخبار رقمطراز ہے:۔

”یوں تو حضرت صاحب کے پاس ماشاء اللہ خوابوں کا کافی بڑا ذخیرہ موجود ہے پھر ان کے خوابوں کی یہ خوبی تو ساری دنیا جانتی ہے۔ کہ ان میں بڑی معاملہ فہمی ہوتی ہے۔ آج کل اس طرح کے خواب اچانک اس لئے چھپنے شروع ہو گئے ہیں کہ کشمیر کا مسئلہ سلامتی کونسل میں زیر بحث ہے۔ اور مقدمہ پاکستان کے حق میں جارہا ہے۔ جس سے یہ توقع پیدا ہو گئی ہے۔ کہ کشمیر پاکستان کو مل جائے گا۔ مرزا صاحب اخبارات پڑھ کر خواب دیکھنے کے عادی ہیں۔ اس لئے پیش بندی کے طور پر انہوں نے یہ خواب چھپوانے شروع کر دئیے ہیں۔ تاکہ جب کشمیر مل جاوے۔ تو وہ کہہ سکیں۔ کہ میں نے تو ۱۹۵۱ء میں یہ خواب دیکھا تھا۔ کہ ڈلہوزی اور قادیان جس ضلع میں واقع ہیں۔ وہ اور اس کے ساتھ ملحقہ اضلاع ہمیں مل جائیں گے۔ مطلب یہ کہ گورداسپور تو نہ ملا۔ لیکن جموں اور کشمیر کے علاقے جنہیں مرزا صاحب نے بڑی ہوشیاری سے ”دوسرے اضلاع“ کے نام سے یاد کیا ہے۔ وہ ہمیں مل گئے ہیں۔

کیا بات ہے حضور کی! حضور کی انہی خوبیوں کی وجہ سے تو ان کی جوتیوں کے غلاموں نے اپنا سب کچھ ان کے حوالے کر رکھا ہے۔ ہم بھی حیران تھے۔ کہ پے در پے اس طرح کے خوابوں کی اشاعت کا مقصد کیا ہے۔ لیکن بہرحال ”الفضل“ کے مطالعہ سے یہ فائدہ تو ضرور حاصل ہوتا ہے۔ کہ ”حضور“ کے داؤ پیچ سمجھ میں آنے لگتے ہیں۔“

اس تحریر میں جو سوقیانہ طرز یہ انداز اختیار کیا گیا ہے۔ وہ خود اس بات کی دلیل ہے۔ کہ اخبار مذکور کا اصل مقصد ”تلاش حق نہیں ہے۔ اور نہ غور کرنا ہے۔ بلکہ اپنی مخالفانہ ذہنیت کا اظہار ہے۔ اس کو نظر انداز کرتے ہوئے ہم جس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ اس اخبار کے نزدیک نعوذ باللہ بناوٹی خواب اس لئے بیان کئے گئے ہیں۔ تاکہ پاکستان کو معاملہ کشمیر میں جو فتح ہونے والی ہے۔ اور جو موجودہ واقعات سے ظاہر ہو رہی ہے۔ اس کو اپنے خواب کا نتیجہ بتا کر عوام پر اپنی سچائی کا اثر ڈالا جائے۔

اس بات کو بھی جانے دیجیئے کہ اخبار مذکور اپنے پر قیاس کر کے دوسروں کو کذب بیانی کے الزام سے متہم کرنے میں نہ کوئی اخلاقی جرم اور نہ کوئی شرعی روک خیال کرتا ہے۔ ان سب مخالفانہ باتوں کے باوجود یہ حقیقت وہ بھی تسلیم کرتا ہے۔ کہ یہ خواب نہ صرف یہ کہ پاکستان کی سالمیت کے خلاف نہیں ہیں۔ بلکہ پاکستانیوں کے لئے امید افزا ہیں۔ کیونکہ ان کا ماحصل معاملہ کشمیر میں پاکستان کی کامیابی پر محمول ہے۔

ہم نے مندرجہ بالا اقتباس روزنامہ ”نوائے پاکستان لاہور“ سے نقل در نقل کیا ہے۔ جس نے اسے تمام کا تمام اسی مخالفانہ غرض کے لئے بغیر کسی تبصرہ کے من وعن اس اخبار سے نقل کیا ہے۔ جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ ”نوائے پاکستان“ اس اخبار سے حرف بحرف متفق ہے۔ لیکن کیا یہ عجیب بات نہیں ہے کہ ”نوائے پاکستان“ اسی اخبار کی رائے سے بھی متفق ہے۔ کہ یہ خواب معاملہ کشمیر میں پاکستان کی متوقع فتح کے پیش نظر گھڑے گئے ہیں۔ اور خود اپنے اسی پرچہ کے پہلے صفحہ پر اپنی خوابوں کی بناء پر بیان کرتا ہے۔ کہ یہ خواب پاکستان کی سالمیت پر ضرب لگاتے ہیں۔ گویا ایک طرف تو ”نوائے پاکستان“ دوسرے اخبار کی تائید کر کے اس بات سے متفق ہے کہ یہ خواب پاکستان کی فتح کے پیش نظر بنائے گئے ہیں۔ اور دوسری طرف کہتا ہے۔ کہ یہ پاکستان کی سالمیت کے خلاف ہیں۔

ایں چہ بوالعجبی است

”نوائے پاکستان“ نے صرف یہی ایمانداری نہیں کی۔ بلکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آزادی کے بعد شروع شروع میں جو واقعہ ہوا تھا۔ بیان کیا ہے۔ کہ کس طرح گاندھی جی اور مردولا سارا بائی نے آپ کو بھارت آنے کے لئے دعوت دی تھی۔ اور آپ نے کس طرح اس دعوت کو نامنظور کیا۔ چنانچہ خطبہ کی متعلقہ پوری عبارت درج ذیل ہے:۔

”چنانچہ گاندھی جی نے اپنے مارے جانے سے پہلے میرے پاس لاہور میں اپنا ایک نمائندہ بھیجا تھا۔ اور وہ مس مردولا سارا بائی تھیں۔ انہوں نے مجھ سے ذکر کیا۔ کہ گاندھی جی کہتے ہیں۔ کہ آپ کیوں چلے گئے۔ ہم تو آپ کو اپنے علاقہ میں رکھنا چاہتے تھے۔ میں نے کہا۔ میں نے تو پنڈت نہرو صاحب سے مل کر بھی واضح کیا تھا۔ کہ اس علاقہ میں امن قائم ہو۔ تو ہم رہنے کو تیار ہیں۔ لیکن وہ امن قائم نہیں کر سکے۔ انہوں نے کہا۔ گاندھی جی کہتے ہیں۔ اب وقت آگیا ہے۔ کہ ہم امن قائم کر سکیں۔ وقت آیا۔ تو وہ بے چارے آپ ہی مارے گئے۔ میں نے کہا۔ میں آنے کو تیار ہوں۔ مگر قیدی کے طور پر نہیں۔ بلکہ شرط یہ ہے۔ کہ سارے مسلمانوں کو اجازت ہو۔ اور سب مسلمانوں سے کہو۔ کہ وہ آزادی سے اسی طرح رہیں گے۔ جیسے انگریزوں کے زمانہ میں رہتے تھے۔ اور پاکستان اور ہندوستان کے درمیان کوئی باؤنڈری نہیں ہو گی۔ ہر مسلمان جو اب پاکستان میں ہے۔ وہ اپنی جائیداد کو وہاں جا کر سنبھال سکے گا۔ اور وہاں امن سے رہ سکے گا۔ میں ایک تبلیغی جماعت کا امام ہوں۔ میں وہاں قید میں نہیں رہ سکتا۔ میں صرف اسی طرح آنے کو تیار ہوں کہ سب مسلمانوں کو کھلی اجازت ہو۔ کہ وہ جائیں۔ اور امرتسر میں۔ گورداسپور میں۔ ہوشیار پور میں۔ فیروز پور میں۔ لدھیانہ میں جالندھر میں اور انبالہ میں آزادی سے اپنی جائیدادوں پر قبضہ کر لیں۔ اگر آپ یہ آزادی دے دیں۔ تو پھر بے شک میں اس پر غور کر سکتا ہوں۔ وہ کہنے لگیں۔ یہ تو ابھی مشکل ہے۔ ہندو بڑا مخالف ہے۔ میں نے کہا۔ ہندو بڑا مخالف ہے تو ہوتا رہے میں قیدی کے طور پر نہیں آسکتا۔ میں تو جب آؤں گا۔ ایسی شکل میں ہی آؤں گا۔ کہ سارے مسلمان ادھر آسکیں۔ اور ہر شخص آزادانہ طور پر وہاں رہ سکے۔ اور سمجھے کہ یہ میرا ملک ہے۔ یہ کہ مسلمانوں کو غلام کے طور پر رکھا جائے یہ میں برداشت نہیں کر سکتا۔ اور ایسی صورت میں میں مسلمانوں کو ہرگز یہ مشورہ نہیں دے سکتا۔ کہ وہ جائیں۔ اور نہ میں خود جا سکتا ہوں۔“

یاد رہے کہ یہ ان دنوں کا واقعہ ہے۔ جبکہ بعد میں پاکستان اور بھارت کی جانب سے کوشش واقعی کی بھی گئی تھی۔ کہ دونوں ملکوں کے پناہ گزینوں کو اپنے اپنے وطن میں دوبارہ آباد کرنے کی سکیم بنا کر زیر عمل لایا جائے۔ چنانچہ ایک حد تک اس پر عمل بھی کیا گیا تھا۔ مگر آخر میں یہ سکیم ٹھنڈی پڑ گئی اور ایسی الجھنیں پیدا ہوئیں۔ کہ اس کو جاری نہیں رکھا جا سکا۔ اس طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گاندھی جی یا مردولا سارا بائی کو جو جواب دیا تھا۔ نہ صرف یہ کہ نہایت دور اندیشانہ تھا۔ بلکہ یہ بھی ظاہر کرتا ہے۔ کہ آپ تمام مہاجرین کے دل سے خیر خواہ تھے۔ آپ کے اس جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایسی سکیم کی کمزوریوں کو محسوس کرتے تھے۔ اور اگر آپ کی رائے پر عمل کیا جاتا۔ تو بعض مسلمان جو بھارت واپس چلے گئے۔ ان مصائب میں گرفتار نہ ہوتے۔ جو ان کو کلکتہ وغیرہ میں اٹھانا پڑیں۔

الغرض یہ ایک گذشتہ واقعہ تھا۔ جس کے بیان کرنے سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صرف یہ غرض تھی۔ کہ یہ بتایا جائے۔ کہ ہم کوئی ایسا اقدام لینے کے لئے کبھی تیار نہیں جو پاکستان اور مسلمانوں کے مفاد کے خلاف ہو۔ کیا یہ امر پاکستان کی سالمیت کے لئے خطرناک نہیں ہے۔ کہ یہ اخبار ہمیشہ جماعت احمدیہ کے متعلق عوام میں غلط فہمیاں پیدا کر کے اشتعال انگیزی کرنے کے لئے واقعات کو توڑ مروڑ کر شائع کرتا رہتا ہے؟

درخواست دعا

میاں غلام مجتبیٰ صاحب المعروف بہ چینی صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر جیل آف ہانگ کانگ لاہور میں عرصہ دو سال سے دل کے عارضہ کی وجہ سے بہت بیمار ہیں۔ اور صاحب فراش ہیں۔ احمدی احباب اور درویشان قادیان سے درخواست ہے۔ کہ اس مخلص وجود کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ محمد یامین تاجر کتب ربوہ

تعلق باللہ

تقریر حضرت مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء

(۲)

انسان کے کامل فرد ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو طرح کے نظام مقرر کئے گئے ہیں۔ ایک نظام قانون قدرت جو تمام مخلوقات پر حاوی ہے۔ جس کا انتہائی مقصد نوع انسان کی تخلیق اور انسانی فطرت کے لئے کامل استعداد کا جوہر تیار کرنا ہے۔ دوسرے نظام شریعت ہے۔ جس کی تعلیم اور صحیح تربیت کے ذریعے انسان خدا تعالیٰ سے اپنا کامل تعلق پیدا کر سکے۔ تا کامل انسان دنیا میں اپنی کامل تعلیم اور تربیت سے تمام انسانوں کو اپنے نمونہ پر حسب فرمان بلیٰ من اسلم وجھہ للہ وھو محسن اپنے خدا کے لئے مسلم اور اللہ تعالیٰ کی مخلوقات کے لئے محسن بنا کر امن اور سلامتی کی حالت پیدا کر سکے۔ اور انسانوں کو انتشار اور تفرقہ سے بچا کر ان میں وحدت اور اتحاد اور یگانگت کے اعلیٰ نمونے پیدا کرنے کی کوشش میں لگا رہے۔ اور خدا تعالیٰ کی پیش کردہ شریعت کی تعلیم اور تربیت سے لوگوں کے عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ جن کے اختیار کرنے سے بعض وحشی انسان جو بظاہر اپنے اندر حیوان بشکل انسان نظر آتے ہیں اور وحشیوں کی طرح اپنے طبعی جذبات سے ہوائے نفس کو ہی حسب فرمان من اتخذ الٰھہ ھواہ اپنا معبود بنا لیتے ہیں۔ اس کامل فرد زمانہ کی اطاعت اور اتباع سے کامل معرفت کے حاصل ہونے پر علیٰ وجہ البصیرت اللہ تعالیٰ کی حقیقی معبود ہستی کے متعلق کامل یقین حاصل کر لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے کامل تعلق محبت انسانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی کامل معرفت کے حصول پر ہی موقوف ہے۔ چنانچہ حقیقۃ الوحی کے باب اول کے شروع ہی میں انسانی زندگی کے اصل مقصد کے متعلق حضرت اقدس سیدنا المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:-

"واضح ہو کہ چونکہ انسان اس مطلب کے لئے پیدا کیا گیا ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کو شناخت کرے۔ اور اس کی ذات اور صفات پر ایمان لانے کے لئے یقین کے درجہ تک پہنچ سکے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے انسانی دماغ کی بناوٹ کچھ ایسی رکھی ہے کہ ایک طرف تو معقولی قوتیں اسے عطا کی گئی ہیں۔ جن کے ذریعہ انسان مصنوعات باری تعالیٰ پر نظر کر کے اور ذرہ ذرہ عالم میں جو جو حکمت کاملہ حضرت باری عز اسمہ کے نقوش لطیفہ موجود ہیں۔ اور جو کچھ ترکیب ابلغ اور محکم نظام عالم میں پائی جاتی ہے اس کی تہ تک پہنچ کر پوری بصیرت سے اس بات کو سمجھ لیتا ہے کہ یہ اتنا بڑا کارخانہ زمین و آسمان کا بغیر صانع کے خود بخود موجود نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ضرور ہے کہ اس کا کوئی صانع ہو۔ اور پھر دوسری طرف روحانی خواص اور روحانی قوتیں بھی اس کو عطا کی گئی ہیں۔ تا وہ قصور اور کمی جو خدا تعالیٰ کی معرفت میں معقولی قوتوں سے رہ جاتی ہے روحانی قوتیں اس کو پورا کر دیں۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ محض معقولی قوتوں کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی شناخت کامل طور پر نہیں ہو سکتی۔ وجہ یہ کہ معقولی قوتیں جو انسان کو دی گئی ہیں۔ ان کا تو صرف اس حد تک کام ہے کہ زمین و آسمان کے فرد فرد یا ان کی ترتیب محکم اور ابلغ پر نظر کر کے یہ حکم دیں کہ اس عالم جامع الحقائق اور پُر حکمت کا کوئی صانع ہونا چاہیئے۔ یہ تو ان کا کام نہیں ہے۔ کہ یہ حکم بھی دیں کہ فی الحقیقت وہ صانع موجود بھی ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ بغیر اس کے کہ انسان کی معرفت اس حد تک پہنچ جائے۔ کہ درحقیقت وہ صانع موجود ہے۔ صرف ضرورت صانع کو محسوس کرنا کامل معرفت نہیں کہلا سکتی۔ کیونکہ یہ قول کہ ان مصنوعات کا کوئی صانع ہونا چاہیئے۔ اس قول کے ہرگز برابر نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ صانع جس کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے فی الحقیقت موجود بھی ہے۔ لہٰذا حق کے طالبوں کو اپنا سلوک تمام کرنے کے لئے اور اس فطری تقاضا کو پورا کرنے کے لئے جو معرفت کاملہ کے لئے ان کی طبائع میں مرکوز ہے۔ اس بات کی ضرورت ہوئی کہ علاوہ معقولی قوتوں کے روحانی قوتیں بھی ان کو عطا ہوں۔ تا اگر ان روحانی قوتوں سے پورے طور پر کام لیا جائے۔ اور درمیان میں کوئی حجاب نہ ہو۔ تو وہ اس محبوب حقیقی کا چہرہ ایسے طور پر دکھلا سکیں جس طور سے صرف عقلی قوتیں اس چہرہ کو دکھلا نہیں سکتیں۔ پس وہ خدا جو کریم و رحیم ہے۔ جیسا کہ اس نے انسانی فطرت کو اپنی کامل معرفت کی بھوک اور پیاس لگا دی ہے۔ ایسا ہی اس نے اس معرفت کاملہ تک پہنچانے کے لئے انسانی فطرت کو دو قسم کے قویٰ عنایت فرمائے ہیں۔

ایک معقولی قوتیں جن کا منبع دماغ ہے۔ اور ایک روحانی قوتیں جن کا منبع دل ہے۔ اور جن کی صفائی دل کی صفائی پر موقوف ہے۔ اور جن باتوں کو معقولی قوتیں کامل طور پر دریافت نہیں کر سکتیں۔ روحانی قوتیں ان کی حقیقت تک پہنچ جاتی ہیں۔ اور روحانی قوتیں صرف انفعالی طاقت اپنے اندر رکھتی ہیں یعنی ایسی صفائی پیدا کرنا کہ مبدء فیض کے فیوض ان میں منعکس ہو سکیں۔ سو ان کے لئے یہ شرط ہے کہ حصول فیض کے لئے مستعد ہوں۔ اور حجاب اور روک درمیان نہ ہو۔ تا خدا تعالیٰ سے معرفت کاملہ کا فیض پا سکیں۔ اور صرف اس حد تک ان کی شناخت محدود نہ ہو۔ کہ اس عالم پُر حکمت کا کوئی صانع ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس صانع سے شرف مکالمہ مخاطبہ کامل طور پر پا کر اور بلا واسطہ اس کے بزرگ نشان دیکھ کر اس کا چہرہ دیکھ لیں۔ اور یقین کی آنکھ سے مشاہدہ کر لیں کہ فی الحقیقت وہ صانع موجود ہے۔"

پھر تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۲ پر فرماتے ہیں

"اگرچہ وہ لوگ جو دل کے پاک ہیں مرنے کے بعد خدا کو دیکھیں گے لیکن مجھے اسی کے منہ کی قسم ہے کہ میں اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ دنیا مجھے نہیں پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔"

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب انسان نظام شریعت کے احکام اور اس کی پیش کردہ تعلیم کے مطابق جد و جہد کرنے سے اپنے عقائد اور اعمال اور اخلاق کو خدا تعالیٰ کے نبی اور رسول کے اسوۂ حسنہ اور نمونہ پر اپنا نمونہ بنا لیتا ہے۔ اور صحابہ کرام کی طرح اس کا قلب حسب ارشاد والذین امنوا اشد حبا للہ سب مخلوقات کے تعلقات محبت کے بالمقابل اسے اللہ تعالیٰ سے تعلق محبت کے جذبات بہت ہی شدید محسوس ہونے لگتے ہیں۔ اور اس وقت جیسے مومن انسان شدید تعلق محبت سے خدا تعالیٰ کے لئے اپنے اندر خدا کا قرب محسوس کرنے لگ جاتا ہے۔ ویسے ہی خدا تعالیٰ اپنی طرف سے بھی اپنے تعلق کے اظہار کے لئے اپنے ایسے مومن بندہ پر شرف مکالمات و مخاطبات اور کشوف و رویا صالحہ کے ذریعہ مبشرات کے دروازے کھول دیتا ہے۔ خصوصاً ایسے مومن انسانوں کے لئے جو حسب فرمان آیت کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر (آل عمران)

اور یا حسب فرمان آیت

ولتکن منکم امۃ
یدعون الی الخیر و
یامرون بالمعروف و
ینھون عن المنکر واولئک
ھم المفلحون (آل عمران)

کے رو سے مختلف لوگوں کو تبلیغ کرنے کے لئے زندگی وقف کر کے اعلائے کلمۃ اللہ کرنے اور دینی خدمات کو انجام دینے کے لئے کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ اس طرح کے مجاہدات اور مخلصانہ تبلیغی خدمات سے اولئک ھم المفلحون کی بشارت کے مطابق ایک طرف حسب فرمان

اذا جاء نصر اللہ والفتح
ورایت الناس یدخلون
فی دین اللہ افواجا

کامیابی سے خوش منظر دیکھنا نصیب ہو جاتا ہے۔ اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کے نبی اور رسول کی اتباع اور پیروی کی برکت سے حسب فرمان

ومن احسن قولا ممن
دعا الی اللہ وعمل صالحا
وقال اننی من المسلمین

اور حسب فرمان

ان الذین قالوا ربنا اللہ
ثم استقاموا تتنزل
علیھم الملائکۃ
الا تخافوا ولا تحزنوا
وابشروا بالجنۃ التی
کنتم توعدون

(حم سجدہ پ ۲۴)

نزول ملائکہ سے رویائے صالحہ اور کشوف اور الہامات کے ذریعہ بشارات بھی ملتی رہتی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی ان بشارات اور ہمکلامی سے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایمانی تعلقات اور روحانی

تعلق باللہ

(۵)

تقریر حضرت مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء

پھر فرماتے ہیں:۔

"اور سچ تو یہ ہے۔ کہ جس طرح روشنی اور تاریکی میں فرق ہے۔ اسی طرح شیطانی وساوس اور خدا تعالیٰ کی پاک وحی میں فرق ہے۔"

بار بار کی توجہ اور قوت ارادی سے روحانیت اور اللہ تعالیٰ سے تعلق محبت معرفت کے ذریعے بڑھتا ہے۔ قولاً بھی اور فعلاً بھی۔ بعض ذہین لڑکے دو تین دفعہ سبق کے تکرار سے اسے یاد کر لیتے ہیں۔ اور بعض غبی لڑکے تیس تیس اور چالیس چالیس دفعہ کے تکرار سے وہی سبق یاد کر کے اس سبق کو ذہن میں محفوظ کر سکتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ قول کا تکرار بار بار کے دہرانے سے سبق کو لوحِ حافظہ میں کالنقش فی الحجر کرنے کا ذریعہ ہے۔ ورنہ غبی دماغ کا کمزور حافظہ صرف دو تین دفعہ کے تکرار سے ذہین لڑکوں کی طرح سبق کو یاد نہیں کر سکتا۔ اسی طرح وہ لوہا جو آگ میں اور مشتعل کوئلوں کے اندر دیر تک گرم رہنے سے سرخ اور آگ کے رنگ سے رنگین ہو سکتا ہے۔ وہ صرف چند سیکنڈ تک مشتعل کوئلوں میں رکھنے سے اتنا گرم نہیں ہو سکتا۔ کہ اس کی سیاہی سرخی سے تبدیل ہو کر آگ کا رنگ اختیار کر سکے۔ اسی طرح ہر سعی اور کوشش جو توجہ اور قوت ارادی کے تکرار سے اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول اور اس کے حسن اور احسان سے متاثر ہونے کے لئے کی جائے۔ کچھ عرصہ کے بعد تیز احساس والی طبائع کے انسان اسی راہ میں بہت کچھ ترقی کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ بی اے۔ ایم اے یا مولوی فاضل اور منشی فاضل کی ڈگری حاصل کرنے والے یا فن حرفت اور صنعت میں کمال حاصل کرنے والے ایک عرصہ دراز تک مسلسل اپنی کوششوں کو جاری رکھنے سے ہر وہ کمال حاصل کر سکتے ہیں۔ اور یہی دستور مساعی حقہ کا عالم روحانیات کے متعلق اختیار کرنے سے روحانی علوم لدنیہ اور حقائق و معارف لطیفہ اور رؤیا صادقہ اور کشوف اور وحی و الہامات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی کامل محبت اور کامل قرب اور کامل تعلق باللہ کی برکات مل سکتی ہیں۔ اور صحابہ کرامؓ جن کی نسبت والذین آمنوا اشد حبًا للّٰہ اور رضی اللہ عنہ و رضوا عنہ کا تمغۂ عزت و فضیلت انہیں عطا فرمایا گیا۔ ایک لمبے عرصہ کے مجاہدات اور مخلصانہ قربانیوں کے عوض میں اور ہر امتحان میں استقامت دکھانے سے عطا ہوا۔

سارے قرآن کا خلاصہ سورۂ فاتحہ ہے۔ اور سورہ فاتحہ کا خلاصہ ایاک نعبد و ایاک نستعین کے دو فقرے ہیں۔ ایاک نعبد سے مراد خالص خدا تعالیٰ کے لئے عبودیت کے تعلق کا اظہار ہے۔ جو عقائد صحیحہ و اعمال صالحہ و اخلاق حسنہ پر مشتمل ہے۔ اور جس کا تفصیلی بیان قرآن کریم کی پیش کردہ تعلیم کے ذریعے پیش کیا گیا ہے۔ اور ایاک نستعین سے مراد اللہ تعالیٰ کی قدوس ہستی کو مستعان اور معین کے وصف اقدس سے مستفیض فرمانے کی غرض سے حسب فرمان و ان تعدوا نعمت اللّٰہ لا تحصوھا کائنات عالم کے ذرات کو تعاونی شکل میں بلحاظ افاضات ایک تموج نما بحرِ ذخار محسوس ہوتا ہے۔ جو نظامِ قانونِ قدرت کے ماتحت ہر آن نوعِ انسان کے ہر فرد کی فطری استعداد کی تکمیل میں لگا ہوا ہے۔ اور قرآن کریم میں جہاں جہاں دعاؤں کے نمونے پیش کئے گئے ہیں۔ وہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم و لا الضالین کی جامع دعا ہی کی تفصیلات ہیں۔ جنہیں نظام قانونِ شریعت کے ماتحت انسانی فطرت کی استعداد پہلے جو نظام قانون قدرت کے رحمانی فیوض کے ماتحت مکمل کی گئی ہے۔ اب اسے رحیمی افاضات کے ذریعہ روحانی حواس کے پیدا کرنے کا ذریعہ بنایا جائے۔ تا نظام شریعت کے احکام کی پابندی سے خداوند قدوس کی وہ عقلی معرفت جو ظنی حد تک ناقص اور نامکمل تھی۔ اسے یقینی اور کامل معرفت تک پہنچایا جا سکے۔ اور عقلی معرفت جو ظنی حد تک نامکمل تھی۔ اور دماغی قوتوں سے نشوونما پانے والی تھی۔ اسے اب قلب کی روحانی قوتوں کے ذریعے نشوونما میں لایا جائے۔ اور رویائے صادقہ اور کشوف اور وحی اور الہامات کے ذریعے یقینی اور لدنی علوم اور امور غیبیہ پر اطلاع پانے سے خدا تعالیٰ کی کامل معرفت اور کامل محبت اور کامل قرب اور کامل تعلق نصیب ہو سکتا ہے۔ دعائے فاتحہ جو جامع دعا ہے۔ جس میں منعمین کے انعامات اربعہ کو طلب کرنے اور حاصل کرنے کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ اور وہ انعامات اربعہ جیسے کہ قرآن کریم میں ان کی تشریح اور توضیح فرمائی گئی ہے۔ انعام نبوت اور انعام صدیقیت اور انعام شہیدیت اور انعام صالحیت ہے۔ چاروں کی مثال بلحاظ ملکوت السموات کے روشن اجرام کے سورج اور چاند اور کواکب دریہ اور عام نجوم کے پائی جاتی ہے۔ ہر منعم علیہ قسم کے افراد کی معرفت اور محبت اور قرب کا تعلق ہر ایک کی فطرت کی وسعت کے لحاظ سے جداگانہ جداگانہ ہوتی ہے۔ ہاں دعا اور شریعتِ حقہ کے احکام پر عمل کرنے سے ہر غیر منعم کا منعم بن جانا اور انعامات متذکرہ سے محروم لوگوں کا انعامات حاصل کر لینا حسب کوشش اور حسب پیاس اور توجہ کامل بہت کچھ امید دلانے والا اور جاذبِ فیوض ہے۔ لہ الاسماء الحسنٰی فادعوہ بھا کے ارشاد کے رو سے اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنٰی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا اس لئے ہے۔ کہ اسماء الٰہیہ سے اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کی معرفت حاصل ہو سکے۔ دوسرے ہر ایک صفت کے افاضہ سے انسانوں کو اپنی اپنی حوائج اور ضروریات کے مطابق فیوض مل سکیں۔ اور انعمت علیھم کی دعا کے انعامات حاصل کرنے والوں کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ انعام طلب کرنے کی دعا کے وقت قومی دعا کے مفہوم کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی سب قوم کے لئے سب کے سب منعمین کے انعامات جو ماضی میں گذر چکے ہیں۔ یا مستقبل میں انعام پانے والے ہیں۔ سب انعامات کو حاصل کرنے کے لئے دعا کرنا چاہیئے۔ قومی انعامات جیسا کہ سورہ مائدہ میں بیان ہوا ہے۔ انعام نبوت اور انعام حکومت اور بادشاہت ہے۔ نبوت کا انعام روحانی ہے۔ اور قل ان صلوٰتی و نسکی و محیای و مماتی للّٰہ رب العالمین کے معنوں میں شریعتِ حقہ کے ظاہری باطنی احکام یا عقائد اور اعمال خواہ وہ دینی یا دنیوی زندگی کے کاموں سے تعلق رکھنے والے ہوں۔ روحانیت سے خالی نہیں ہوتے۔ بلکہ حدیث بخاری میں لکھا ہے۔ کہ بندہ بندگی کے ذریعہ جب فرائض کی ادائیگی کے علاوہ نوافل بھی ادا کرتا ہے۔ اور حسب فرمان صبغۃ اللّٰہ و من احسن من اللّٰہ صبغۃ و نحن لہ عابدون خدا کا کامل عبد اپنی عبودیت کو اپنے قدوس اور معبود خدا کی ہستی کے رنگ سے رنگین کر لیتا ہے۔ تو اس طرح کی زندگی سے جو خدا تعالیٰ کا عبد دینی خدمات کے لئے اسے وقف کر دیتا ہے۔ اور اس کا لمحہ لمحہ اس دینی وقف سے بصورت نوافل تقرب بالنوافل کے ارشاد کے رو سے خدا تعالیٰ کا محبوب بھی بن جاتا ہے۔ تو پھر حسب ارشاد کنت سمعہ و بصرہ و یدہ و رجلہ کے علاوہ قرآنی الفاظ میں ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ علمہ شدید القویٰ اور ما رمیت اذ رمیت ولٰکن اللّٰہ رمیٰ یعنی علمی اور اعجاز نما قوتوں کے نمونے جو علاوہ لدنی علوم کے قدرت نما نشانوں سے دکھائے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت احمد مرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسے محبوب کو نوازا گیا۔ اور حسب وحی مقدس کہ ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصرت کرنے والے وہی رجال ہو سکتے ہیں۔ جنہیں خدا تعالیٰ نے اپنی وحی آسمانی اور حقانی سے نوازا اور نواز کر نصرت مسیح محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے اور آپ کے سلسلہ حقہ کی خدمات کے لئے عالمگیر برکات سے نوازا۔ اور اس صورت میں سلسلہ کے جملہ انصار اور خدام حسب کے سب اسی وحی نصرت کے لاکھوں کی تعداد میں نشان ہی نشان ہیں۔

حضرت اقدس سیدنا المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے آسمانی وحی کی روحانی برکات سے بہت کچھ نوازا گیا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے بھی کئی نفوس زکیہ کو اس نعمت روحانیہ سے بلحاظ رؤیا صالحہ و کشوف و الہامات سے مستفیض اور ممنون فرمایا گیا۔ اور خوارق اور استجابت دعوات سے بھی نوازا گیا۔ اور خاکسار راقم جو جماعت احمدیہ کے جملہ افراد سے حقیر ترین حیثیت کی ایک ناچیز سی ہستی ہے۔ مجھ جیسے حقیر کو بھی مقدس حضرات کی بابرکت ہستیوں کی روحانی برکتوں سے محروم نہیں رکھا گیا۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

حضرت مصلح موعود کی خلافت کیلئے کوئی شام نہیں

مولوی عبدالوہاب صاحب کا واضح اقرار

از مبین اللہ خان صاحب سالک (جامعۃ المبشرین)

ان دنوں مولوی عبدالوہاب صاحب حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے متعلق عـزل خلیفہ کا سوال اٹھا رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ کے خلاف طرح طرح کے اعتراض کر رہے ہیں۔ مگر اس سے پہلے وہ خود ہی حضور ایدہ اللہ کی بلند شان، آپ کے بے لوث فیضان اور آپ کی عظیم دینی خدمات کا اعتراف کرتے رہے ہیں۔

ذیل میں مولوی عبدالوہاب صاحب کی ایک نظم درج کی جاتی ہے جو انہوں نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے عالی مقام کے متعلق لکھی تھی۔

اے حضرتِ محمود جماعت کے خلیفہ
اے وہ کہ خلافت میں تری شام نہیں ہے

تو مہرِ جہاں تاب ہے عالم کے فلک کا
کیونکر میں کہوں فیض ترا عام نہیں ہے

کافی تری مدحت کے لئے رشتہ خوباں
قرطاس تو کیا صفحۂ ایام نہیں ہے

لیکن ترا اندکور ہے یاں سوچ راحت
بے حکم ترے کام جو ہو کام نہیں ہے

بادہ ترا قوموں کے لئے وجہِ بقا ہے
آلودہ کسی سم سے ترا جام نہیں ہے

بیتاب ہیں جس کے لئے قومیں مرے پیارے
کیا تیرا ہی جلوہ وہ سرِ بام نہیں ہے

ثابت ہوا لوگوں پہ یہ یورپ کے نعرے
اب دینِ خدا کوئی جز اسلام نہیں ہے

وہاب نے بخشے ہیں تجھے اپنے خزانے
پھرتا ترے در سے کوئی ناکام نہیں ہے

ریویو آف ریلیجنز (اردو)
جنوری ۱۹۲۵ء

اسلامی تعلیم کی رو سے خلیفہ ہرگز معزول نہیں ہو سکتا ـــــ لیکن اگر مولوی عبدالوہاب صاحب عزل خلفاء کو درست بھی سمجھتے ہوں تب بھی ان کے اپنے الفاظ کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خلافت دائمی ہے۔ اور آپ کی خلافت کے لئے شام نہیں ہے

وہ شخص جو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی خلافت کے لئے شام تسلیم نہیں کرتا تھا۔

وہ شخص جو آپ کو مہر جہاں تاب قرار دیتا تھا۔

وہ شخص جو آپ کے عام فیضان اور آپ کی عظیم الشان دینی خدمات کا معترف تھا ـــــ آج وہی شخص آپ ہی کے متعلق ناپاک اور بے بنیاد باتیں کر رہا ہے ـــــ العجب ثم العجب

حقیقت یہی ہے کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خلافت کے لئے شام نہیں ہے۔ اور آپ کی خلافت کا مہر جہاں تاب ہمیشہ کے لئے درخشاں رہے گا ـــــ البتہ آج وہ لوگ خود ظلمت کے اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں۔ جو آپ کی خلافت کے لئے شام کے خواب دیکھ رہے ہیں۔

حضرت مفتی صاحب رضی اللہ عنہ

از چوہدری محمد علی خاں صاحب اشرف ہوشیارپوری

بندہ کو ۲۲ اپریل ۱۹۰۳ء سے حضرت قبلہ مفتی صاحب مرحوم و مغفور سے گہرا تعلق رہا ہے۔

۱۹۰۳ء میں میں نے اسلامیہ ہائی سکول ہوشیارپور سے . . . . . . اینگلو ورنیکلر مڈل سکول کا امتحان نمایاں کامیابی کے ساتھ پاس کیا۔ آریہ۔ گورنمنٹ۔ سناتن اور سکھ سکول تمام مجھے داخل کرنے کے لئے حریص شکاری کی طرح میری طرف لپکے اور طرح طرح کے لالچ دیکر مجھے پھسلانا چاہا۔ آریہ سماج کے بھجنوں اور ظاہری حسن آرائش مجالس نے میرے ناواقف دل کو موہ لیا۔ اور قریب تھا کہ میں آریہ سماج میں جاکر بپتسمہ لے لیتا۔ کہ خداوند تعالےٰ ہادی برحق نے عین موقع پر میری راہنمائی فرمائی۔

ہوشیارپور میں ایک تاجر کتب مسمی مولوی اکبر علی صاحب تھے۔ انہوں نے مجھے اپنے پاس ایک دن بٹھلا کر دریافت کیا کہ اب کس سکول میں داخل ہونے کا ارادہ ہے آپ کے پیچھے تمام سکول لگے ہوئے ہیں اور سنا ہے۔ بڑا بڑا لالچ بھی دیتے ہیں میں نے جواب دیا قبلہ بجا۔ مگر میں تو آریہ بن کر آریہ سکول میں داخل ہونے کا ارادہ کر چکا ہوں۔ پوچھا۔ کیا وجہ۔ میں نے جواب دیا۔ کہ اسلام میں کیا رکھا ہے۔ بسم اللہ یا الحمدللہ یا قرآن جو پڑھا جاتا ہے کچھ پتہ نہیں کیا مطلب رکھتا ہے:۔ آریہ سماج کے بھجن دل میں سرور پیدا کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ پہلے اسلام کی اچھی طرح چھان بین کسی اسلامی درسگاہ میں داخل ہو کر لو۔ پھر ایسے ارادے کرنا۔ میں نے کہا۔ ایسی تعلیم گاہ کہاں ہے۔ انہوں نے مجھ سے پختہ عہد لیا۔ کہ اگر وہاں جانا منظور کرو تو بتاتا ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ نے چاہا تو وہاں آپ کی مراد بر آئے گی۔ الغرض انہوں نے پختہ عہد و پیمان لینے کے بعد مجھے قادیان کا پتہ دے کر راستہ بتلا دیا۔ کہ علاقہ بیٹ سے ہو کر بھیٹ پتن سے دریا پار کر کے قادیان جاؤ تو وہاں اسلام کا پورا علم آپ کو حاصل ہوگا چنانچہ میں کچھ دنوں کے بعد قادیان جا پہنچا اور راہبر نے مجھے حکیم الامت حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے مطب میں پہنچا دیا۔ حضرت محترم نے مولوی قاضی یار محمد صاحب بھنگوی ریاست کپورتھلوی کے ذریعہ مجھے حضرت استاذی المکرم قبلہ مفتی صاحب کی خدمت میں پہنچا دیا۔ اس طرح تعلیم الاسلام ہائی سکول میں پہنچ گیا۔ مگر یہ دیکھ کر کہ یہ لوگ وہابی ہیں میں ہمیں ہوں نماز اکیلا پڑھتا۔ ایک دن حضرت نانا جان میر صاحب نے زبردستی مجھے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے اپنے ساتھ کھڑا کر لیا۔ میں نے نماز تو ادا کر لی تھی۔ اللہ میاں سے معافی مانگتا رہا۔ کہ میں دیدہ دانستہ جماعت میں شامل نہیں ہوا۔ میرا گناہ معاف کر دینا۔ نماز سے فارغ ہو کر قادیان سے بھاگ جانے کا ارادہ کر کے حضرت مفتی صاحب سے اپنے گاؤں واپس جانے کی اجازت بڑی مشکل سے لی۔ اور دوسرے دن علی الصبح روانہ ہو کر دریا پار کر کے اپنے رشتہ داروں کے ہاں جا پہنچا۔ جو علاقہ بیٹ میں تھے۔ وہاں میرے والد صاحب مرحوم بھی میری تلاش میں آئے ہوئے تھے۔ وہاں کے ملاں لوگوں نے میرا قادیان سے آنا معلوم کر کے میری طرف ایسے دیکھا۔ جیسے قصاب بکرے کو دیکھتا ہے۔ اور بہ نرمی دگرما ہر طرح سے مجھے سمجھایا کہ تم وہاں کیوں گئے تھے۔ وہاں تو ایک شخص مرزا صاحب امام مہدی عیسےٰ ابن مریم اور خدا بنتا ہے اس کے پیچھے لگ کر گمراہ ہونے کو دل چاہتا ہے۔ خبردار کبھی وہاں کا اگر نام لیا تو مار دیں گے۔ پڑھنے کے لئے۔ دہلی۔ لکھنؤ۔ دیوبند اور جہاں بھی چاہو تمہیں ہم بھیج سکتے ہیں۔ جتنا خرچ چاہو دے دو مگر قادیان کا نام مت لو۔ وہاں ہم تم کو ہرگز نہ جانے دیں گے۔ ان کے سمجھانے پر میں بھی اپنی ضد سے اصرار کرنے لگا۔ کہ خواہ کچھ ہو۔ ایک دفعہ پھر ضرور میں قادیان جاکر اس خدا کو ملوں گا۔ جو تم وہاں بتلاتے ہو۔ حالانکہ میں ہفتہ عشرہ قادیان رہ کر آیا ہوں۔ میں نے وہاں نہ کسی خدا کو دیکھا نہ مہدی مسیح کو اور اگر وہاں کوئی ہو گا۔ تو اب میں ضرور اس کو مل کر آؤں گا۔ کیونکہ اسی کے ملنے کی لگن مجھے ادھر ادھر لئے پھرتی ہے۔ چنانچہ دوسرے دن صبح ہی میں نے پھر واپس قادیان کا راستہ پکڑ لیا۔ میرے والد صاحب مرحوم بھی میرے ساتھ ہو لئے کہ مبادا یہ پھر کہیں لاپتہ نہ ہو جائے اور مجھے ڈھونڈنا پڑے۔ بہرحال ہم باپ بیٹا کوئی چار بجے شام کو وہاں جا پہنچے حسن اتفاق سے حضرت مخدومی مفتی صاحب

صاحب احمدیہ بازار میں مل گئے۔ مجھے دیکھتے ہی حیرانی سے فرمانے لگے۔ کہ او ہو۔ پھر تم یہاں کس طرح آ گئے۔ کل تو واپس جانے کی غرض سے منتیں کرتے تھے۔ دریافت فرمانے لگے کہ تم تو ایسے اداس ہو کر یہاں سے بھاگے تھے کہ ہمیں دوبارہ تمہارے یہاں آنے کی ہرگز ہی امید نہ تھی۔ مگر بات کیا ہوئی۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ بات دراصل یہ ہے کہ میں اس خدا کو دیکھنے کے لئے دوبارہ یہاں آیا ہوں جو آسمان سے عیسٰے اور مہدی بن کر آیا ہے فرمایا۔ کہ پگلے۔ کبھی انسان بھی خدا بن سکتا ہے یہ تم کو کسی نے غلط کہا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ کچھ بھی ہو میں اس خدا کو دیکھنا چاہتا ہوں جو آسمان سے یہاں اترا ہے۔ وہ سمجھ گئے کہ یہ دیہاتی لڑکا ہے۔ اور ایسے مسائل وغیرہ سے مطلقاً خبر نہیں رکھتا لہذا فرمایا۔ کہ اچھا بھئی تم ہمارے پاس یہاں ٹھہرے رہو۔ ہم تمہیں اپنے مدرسہ میں داخل کر لیں گے۔ پڑھائی کرو وہ خدا بھی دکھلا دیں گے۔ جس پر میں نے اثبات میں جواب دیا اور قادیان سکول میں داخل ہو کر انٹرنس پاس کرنے کے لئے ٹھہر گیا جہاں آپ ہیڈ ماسٹر تھے۔ آخر احمدیت کو صادق مان کر بیعت کر لی۔ بس پھر کیا تھا۔ جوں جوں دینی تعلیم سے واقفیت ہوتی گئی۔ ان مسائل

(باقی ص۸ پر)

جلسہ سالانہ پر گمشدہ اور دستیاب اشیاء

جلسہ سالانہ کے مبارک اجتماع میں جبکہ ہزارہا نفوس کا مجمع ہوتا ہے احباب کی اشیاء گر بھی جاتی ہیں اور گری پڑی چیزیں ملتی بھی ہیں۔ اسی طرح چھوٹے بچے اپنے والدین سے بچھڑ جاتے ہیں ایسی اشیاء اور بچوں کو اصل مالکوں اور ورثاء تک پہنچانے کے انتظام کے لئے نظامت مکانات ومعلومات قائم ہے۔ احباب ہر سال ہمارے ساتھ تعاون کرتے ہیں اور ہزارہا روپے کی مالیت کی اشیاء مالکان تک پہنچائی جاتی ہیں۔ بچوں کو والدین تک پہنچانے کا انتظام تو خدا تعالےٰ کے فضل سے ایسا عمدہ اور کامیاب ہوتا ہے کہ منتظمین کو بعض اوقات اچھی خاصی مشکل بھی پیش آجاتی ہے لوگ اس اطمینان سے کہ بچے گم نہیں ہو سکتے بعض اوقات کئی کئی گھنٹے توجہ بھی نہیں کرتے۔ اور چھوٹے بچوں کو سنبھالنا منتظمین کے لئے بہت مشکل ہو جاتا ہے

اس سال بھی یہ دفتر یہ خدمات سرانجام دیتا رہا ہے۔ ابھی بعض دوستوں کی دستیاب اشیاء ہمارے پاس ہیں جن کے مالکان کا پتہ نہیں چل سکا۔ جن دوستوں کی ہوں وہ نشان لکھ کر ہمیں بھجوا دیں وہ اشیاء یہ ہیں:-

۱۔ بیگ جس میں کئی پارچات زنانہ۔ مردانہ اور بچگان کے ہیں (۲) ٹوپی اونی (۳) مفلر اونی دو عدد (۴) جرابیں ایک جوڑہ (۵) میزپوش (۶) ٹوپی کپڑا (۷) جوتے دیسی (۸) انڈی پنڈنٹ قلم (۹) مصنوعی دانتوں کی بیڑ۔

اسی طرح بعض دوستوں کی گمشدہ اشیاء نہیں ملیں۔ اگر کسی دوست کے پاس کوئی ایسی چیز ہو تو وہ بھی ہمیں اطلاع دیں۔ ظہور احمد ناظم مکانات ومعلومات۔ ربوہ

ضروری اعلان

چوہدری محمد عبداللہ صاحب جو کہ ملتان اور خانیوال کے علاقہ میں دورہ کر رہے ہیں اور چوہدری نذیر احمد صاحب جو نوابشاہ (سندھ) کے علاقہ میں دورہ پر ہیں یہ اعلان پڑھتے ہی فوراً واپس ربوہ پہنچ جائیں۔ قریبی علاقہ کے کسی اور صاحب کو ان کا پتہ ہو تو انہیں فوراً اطلاع کر دیں۔ ناظر امور عامہ۔ ربوہ

پتہ جات مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل موصی احباب کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے۔ اگر کوئی دوست یا موصی خود اس اعلان کو پڑھیں تو وہ اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ وصیت کے بارہ میں ان سے ضروری کام ہے:-

نام	وصیت نمبر	ولدیت	سابقہ سکونت
محمد صدیق صاحب	۱۳۰۲۱	مولوی محمد ابراہیم صاحب	ساکن چک ۶/۷-۱۱ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری
محمد خورشید احمد صاحب	۱۳۰۸۲	حشمت علی صاحب	ساکن کھرویاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

(۲) محمد صدیق صاحب پسر شیخ فضل کریم صاحب مرحوم وصیت ۶۱۲۹ کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے پتہ سے فوراً نظارت امور عامہ کو اطلاع دیں۔ ناظر امور عامہ

درخواستہائے دعا

(۱) بندہ کراچی ایک ضروری کام آیا اور بیمار ہو گیا اور اب زیر علاج ہے۔ قارئین اخبار دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ محمد ابراہیم خلیل رزکراچی شہر

(۲) میری ہمشیرہ امسال میٹرک کے امتحان میں شرکت کر رہی ہیں احباب جماعت نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ حنیف احمد باجوہ

(۳) میری والدہ صاحبہ بیوہ صوفی تصور حسین صاحب بیمار ہیں ضعف قلب بخار اور کھانسی نے بہت کمزور کر دیا ہے۔ احباب ان کی صحت کیلئے دعا فرمائیں

امۃ الرشید طاہرہ دختر صوفی تصور حسین

(۴) میری لڑکی کا فروری سے فائنل مڈل کا امتحان شروع ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ کامیاب فرمائے۔ آمین میاں غلام محمد احمدی لدھیانوی

انتخاب نمائندگان مجلس مشاورت کے متعلق ضروری اعلان

مجلس مشاورت کا اعلان اخبار الفضل میں ہو چکا ہے کہ شوریٰ کا اجلاس ۲۱ تا ۲۴ مارچ ۱۹۵۷ء کو ہوگا۔ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کا اجلاس کر کے نمائندگان کا انتخاب کریں اور دفتر ہذا میں اسماء نمائندگان بھجوائیں۔ انتخاب کے وقت ان امور کا خیال رکھیں۔

۱۔ نمائندہ مخلص اور صائب الرائے احمدی ہو۔

۲۔ بڑبولا اور آگے آنے کی خواہش رکھنے والا نہ ہو۔

۳۔ شعار اسلامی کا پابند یعنی ڈاڑھی رکھتا ہو۔

۴۔ جس جماعت میں انتخاب ہو وہ اسی جماعت میں باقاعدہ اور باشرح چندہ دیتا ہو۔ بقایا دار نہ ہو۔

نوٹ:۔ بقایا دار بیت المال کے قواعد کی رو سے وہ ہے جس نے شہری جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں تین ماہ کا اور زمیندارہ جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں ایک سال کا چندہ ادا نہ کیا ہو۔

۵۔ جماعتیں مندرجہ ذیل نسبت سے نمائندے بھیج سکتی ہیں

جس جماعت کے چندہ دینے والے افراد کی تعداد	۵۰ تک ہو	۲	نمائندے
" "	۵۱ تا سو ہو	۳	"
	۱۰۱ تا ۲۰۰	۴	"
" "	۲۰۱ تا ۵۰۰	۶	"
" "	۵۰۱ تا ۱۰۰۰	۸	"
" "	۱۰۰۰ سے زائد ہوں	۱۲	"

جماعتوں کے امراء اس نسبت سے مستثنے نہیں ہوں گے۔ اگر جماعت چار نمائندے بھیجنے کا حق رکھتی ہے تو امیر جماعت بوجہ امارت نمائندہ ہوں گے۔ مزید صرف تین کا انتخاب کیا جائے۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت)

موجودہ دور کی اہمیت

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:-

"اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ موجودہ دور حضرت مسیح موعودؑ کا دور ہے اور ایک عظیم الشان دور ہے۔ اس کے کاموں کا اثر قیامت تک رہنے والا ہے۔ اس لئے جو شخص اس دور کے کسی اہم کام میں حصہ لیتا ہے اور اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق قربانی کرتا ہے وہ خدا تعالےٰ سے بہت بڑا اجر پانے کا مستحق ہے"

مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اعلان نکاح

کیپٹن فقیر محمد صاحب ولد مہند علی صاحب ساکن داتہ ضلع ہزارہ کا نکاح ہمراہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت بابو رحمت اللہ صاحب پنشنر کے ساتھ بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب (سابق دیہاتی معلم) نے مؤرخہ ۳۱/۱/۵۷ کو پڑھا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب سے اس نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ سید عبدالباسط۔ ربوہ

(۵) خاکسار کا نمبرداری کا کیس عدالت میں ہے عنقریب فیصلہ ہونے والا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے کامیاب فرمائے۔ اور ہر ایک مشکلات دور کر دے آمین (چوہدری) محمد علی نمبردار ولد چوہدری رحمت علی صاحب جنڈ وکوٹلی ضلع سیالکوٹ سابق ننگل باغباناں متصل قادیان

"اشتراکیت بنی نوع انسان کی آزادی کیلئے بہت بڑا خطرہ ہے"

امریکی نائب وزیر خارجہ برائے امور مشرق بعید کی تقریر

بلومنگٹن ۸ر فروری۔ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ برائے امور مشرق بعید مسٹر والٹر بی۔ رابرٹسن نے کہا ہے لینن نے عالمی حکمرانی کا جو منصوبہ پیش کیا تھا۔ وہ اب بھی بین الاقوامی اشتراکیت کا مقصد ہے۔ لینن کا منصوبہ تھا کہ پہلے یورپ پر پھر ایشیا پر اور اس کے بعد امریکہ پر قبضہ کر لیا جائے۔

مسٹر رابرٹسن نے اس امر کی جانب اشارہ کیا ہے کہ لینن کے منصوبے بہت جامع اور واضح تھے۔ اور ان کے تحت کسی مستقل سمجھوتے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ لینن نے لکھا تھا کہ یہ ہمارے وہم وگمان میں بھی نہیں ہے کہ "ہم وجودیت" کے نظریہ پہ زیادہ عرصے تک عمل کیا جا سکتا ہے۔

لینن نے کمیونسٹ پارٹی کی مثال ایک ایسے شخص سے دی تھی جو ایک ایسی چٹان پر چڑھنے کی کوشش کر رہا ہو جو بہت بلند ہو جس کی چوٹی تک پہنچنے کا راستہ کسی کو معلوم نہ ہو۔ یہ شخص چڑھتے چڑھتے کبھی ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ آگے بڑھنے کی تمام راہیں مسدود ہو جاتی ہیں۔ اور اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ کچھ نیچے اترے اور کوئی دوسرا راستہ تلاش کرے۔ یہ راستہ ممکن ہے زیادہ طویل ہو۔ لیکن اس سے وہ بالآخر چٹان کی چوٹی تک پہنچ سکتا ہو۔

چنانچہ لینن نے کہا تھا کہ سب سے پہلے ہم مشرقی یورپ پر قبضہ کر لیں۔ اس کے بعد ایشیا کے عوام کو اپنا حلقہ بگوش بنا لیں پھر ہم امریکہ کو ہر طرف سے گھیر لیں۔

مسٹر رابرٹسن نے مقامی تاجروں کی انجمن کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بین الاقوامی اشتراکیت بنی نوع انسان کی آزادی کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ بن کر سامنے آگئی ہے۔ مسٹر رابرٹس نے تفصیل کے ساتھ بتایا کہ اشتراکیت کی مزید توسیع کے خلاف آزاد دنیا کی جدوجہد میں امریکہ نے کس طرح قیادت حاصل کر لی

امریکی نائب وزیر خارجہ نے کہا کہ ۱۹۴۱ء میں علیحدگی پسندگی کے خواب سے چونک کر بیدار ہونے پر ہم نے سب سے پہلی بات یہ محسوس کی عالمی امن اور امریکہ کی قومی سلامتی کو ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ ہم نے بادل ناخواستہ یہ بھی تسلیم کر لیا کہ دنیا کے کسی حصہ میں بھی جارحانہ کارروائی کی جائے اور وہ جتنی بھی بالواسطہ یا ہمارے ملک سے دور ہو یہ جارحانہ کارروائی ہماری آزادی کے لئے ایک خطرہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہم یہ بھی محسوس کرنے لگے کہ دنیا کے ایک حصے کے واقعات کا دوسرے حصوں پر اثر پڑنا ناگزیر ہے۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہو گیا کہ آگ جتنی بھی دور لگی ہو ہمارا فرض ہے کہ ہم اسے بجھانے میں مدد دیں۔ مبادا یہ ہم سب کو جلا کر خاکستر کر دے۔ ہم نے ایک ناخوشگوار سبق یہ بھی سیکھا کہ امریکہ کی دولت اور پیداواری صلاحیتوں نے ہمیں طاقت عطا کر دی ہے جس کے ساتھ ساتھ ہمیں عالمی قیادت بھی مل گئی ہے حالانکہ ہم نے یہ قیادت نہ تو حاصل کرنے کی کوشش کی ہے نہ ہم اس کے متمنی ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس سبق کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں۔

سوئز کے علاقے پر حملے کے متعلق امریکہ کے موقف کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر رابرٹسن نے کہا کہ یہ دیکھے بغیر کہ مشرق وسطیٰ میں جارحانہ کارروائی کس نے کی ہے۔ امریکہ نے ایک واضح اور غیر مبہم رویہ اختیار کیا اور تمام مصلحتوں کو نظر انداز کر دیا۔ امریکہ کے اس رویہ کا ایشیا پر بہت گہرا اور خوشگوار اثر پڑا ہے۔

مسٹر رابرٹس نے اپنی تقریر صدر آئزن ہاور کے حسب ذیل الفاظ پر ختم کی ہم مسلح کارروائی کو نہ تو معاف کر سکتے ہیں نہ معاف کریں گے ہم یہ نہیں دیکھیں گے کہ حملہ کس نے کیا ہے یا کس پر کیا گیا ہے۔ اپنے ملک کی طرح دنیا میں بھی ہم یہ نظریہ قبول نہیں کر سکتے کہ کمزور کے لئے ایک قانون ہو اور طاقتور کے لئے دوسرا۔ ایک قانون ان لوگوں کے لئے ہو جو ہمارے مخالف ہیں اور دوسرا ان کے لئے جو ہمارے حلیف ہیں۔ ہر جگہ قانونی مساوات کی ضرورت ہے۔ ورنہ دنیا میں امن قائم رہنا ناممکن ہے"۔

مسٹر رابرٹسن نے کہا کہ صدر کے ان الفاظ کا ایشیا کی نوخیز قوموں پر بہت اچھا اثر پڑا ہے۔

مصر کے لئے روس سے قرضہ

قاہرہ ۸ر فروری۔ مشرق وسطیٰ کی خبر رساں ایجنسی (جو حکومت مصر کے کنٹرول میں ہے) نے یہ اطلاع مہیا کی ہے کہ مصر کو روس سے دو لاکھ ٹن گندم خریدنے کے لئے ۷۱ لاکھ ۷۵ ہزار سٹرلنگ کے قرضے دئے جائیں گے۔

اس ایجنسی نے مزید بتایا ہے کہ تھوڑے سے عرصے میں مصر اور روس کے درمیان تجارتی تعلقات کافی بہتر ہو گئے ہیں۔

★ واشنگٹن ۸ر فروری۔ امریکہ کے دفتر تجارت کے ابتدائی تخمینے کے مطابق پچھلے سال امریکہ سے غیر ممالک کو ۱۸ ارب ۹۵ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر کی مالیت کا سامان برآمد کیا گیا۔ ۵۵ء کی نسبت یہ برآمد ۲۲ فی صد زیادہ ہے

نہر کی صفائی مکمل ہونے سے قبل سوئز کے عبوری تصفیہ کی تحریک

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے برطانوی اور فرانسیسی نمائندوں کی ملاقات

نیویارک ۸ر فروری۔ اقوام متحدہ میں برطانیہ کے مستقل نمائندے سر پیرسن ڈکسن اور فرانس کے مندوب موسیو جارج پیکاٹ نے کل اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ سے ڈیڑھ گھنٹہ تک ملاقات کی اور ان سے تنازعہ سوئز کے تصفیہ کے سلسلہ میں تبادلہ خیالات کیا

ملاقات سے قبل برطانوی وفد کے ایک ترجمان نے کہا تھا کہ فوری تصفیہ کا سوال روز بروز زیادہ اہم ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں ہے کہ گفت وشنید کیوں نہ شروع کی جائے۔

سر پیرسن ڈکسن نے منگل کے روز بھی مسٹر ہیمرشولڈ سے ملاقات کی تھی اور اسرائیلی مصری تنازعہ کی تازہ ترین صورت حال پر تبادلہ خیال کیا تھا۔ اخباری نمائندوں کے استفسار پر برطانوی وفد کے ایک ترجمان نے کہا۔ کہ ہمارے وفد کے خیال میں غزہ اور خلیج عقبہ سے اسرائیلی فوجوں کے انخلا کا سوئز کے تصفیہ سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ ضروری نہیں ہے کہ انخلا کے انتظار میں سوئز کا تنازعہ بھی تصفیہ طلب چھوڑ دیا جائے۔

مزید سوالات کا جواب دیتے ہوئے برطانوی وفد کے ترجمان نے کہا کہ اس مسئلہ کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ نہر کی صفائی مکمل ہونے سے قبل تنازعہ سوئز کا ایک عبوری تصفیہ کر لیا جائے

امریکی وفد کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ امریکہ نے بھی اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے سلسلہ جنبانی شروع کر دیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ہم بھی اپنے مفاد کی وضاحت کرتے رہیں۔

اخباری نمائندوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے ترجمان نے کہا کہ سوئز کے مسئلہ سے ہمیں گہری دلچسپی ہے۔ امریکہ کی خواہش ہے کہ اس سوال پر ان چھ اصولوں کی روشنی میں جلد سمجھوتہ ہو جائے جنہیں حفاظتی کونسل نے گذشتہ اکتوبر میں منظور کیا تھا۔ ان میں اہم ترین اصول یہ تھا کہ نہر کو ہر ایک ملک کی سیاست سے محفوظ رکھا جائے۔

اس سوال پر کہ امریکہ کا کیا یہ خیال ہے کہ سمجھوتے کی بات چیت جلد سے جلد شروع کر دینی چاہئیے۔ ترجمان نے کہا ہاں ہماری رائے یہی ہے۔ ترجمان نے اس سوال کا جواب دینے سے انکار کر دیا کہ امریکہ نے مصر سے یہ کہا ہے یا نہیں کہ برطانیہ اور فرانس سے جو بات چیت گذشتہ سال اکتوبر میں شروع کی گئی تھی اس کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا جائے

یہ دریافت کرنے پر کہ گفت وشنید کا مقصد کوئی مستقل سمجھوتہ ہونا چاہئیے یا فی الحال کسی عبوری سمجھوتے پر زور دینے کی ضرورت ہے۔ ترجمان نے جواب دیا ہمارا خیال ہے کہ اصل مقصد مستقل سمجھوتہ ہی ہونا چاہئیے۔ لیکن کسی مستقل سمجھوتے کی تکمیل تک عارضی انتظامات بھی ضروری ہوتے ہیں۔

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

ماش ۳۰/- تا ۳۲/۸ روپے۔ مونگ ۲۸/- تا ۳۱/۸ روپے۔ مسور ۱۵/- تا ۲۰/- روپے۔ مسور کی دال ۱۶/۸- چنے ۱۱/۱۲- موٹھ ۲۲/- تا ۲۳/- کابلی چنے ۱۲/- تا ۱۶/- مکئی ۱۳/- تا ۱۵/- روپے باجرہ ۱۴/۸ تا ۱۵/- توریہ ۱۵/- تا ۲۰/- اور ۲۲/- گندم ۱۲/۶- آٹا ۱۲/۱۲ میدہ ۵۹/- تا ۶۶/- روپے بوری۔ لہ ۵۰/- تا ۵۴/- باسمتی ۲۴/- تا ۲۷ روپے۔ اجوائن ۲۰/- تا ۲۲/- روپے گڑ ۲۳/- تا ۲۷/- روپے شکر ۲۵/- تا ۲۹/- روپے۔ چینی دیسی ۵۴/- تا ۵۵/- روپے

صرافہ:۔ سونا تیزابی فی بھری ۱۱۱/- روپے پونڈ فی عدد ۷۵/- چاندی ٹکسالی سکہ ۱۶۶/- چاندی سو بھری ۱۷۶/- تا ۱۸۵/- روپے

اردن میں تمام کمیونسٹ لٹریچر ضبط

لنڈن ۸ر فروری۔ حکومت اردن نے ملک میں کتابوں کی دوکانوں میں کمیونسٹوں کا تمام پراپیگنڈا لٹریچر ضبط کر لیا ہے۔ نیز ۶۰ مقامی سینما ڈس میں روسی فلموں کی نمائش پر پابندی عائد کر دی ہے۔ یاد رہے کہ حکومت اردن نے کل ہی روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی "تاس" کے بلیٹن کا ملک میں داخلہ ممنوع قرار دیدیا تھا۔ یہ بلیٹن دمشق میں شائع ہوتا تھا اور اردن کے اخباروں اور دوسرے اداروں کو مفت تقسیم کیا جاتا تھا۔

مسٹر سہروردی جاپان جائیں گے

کراچی ۸ر فروری۔ خیال ہے کہ وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی حکومت جاپان کی دعوت پر اپریل میں جاپان جائیں گے ان کے روانہ ہونے کی قطعی تاریخ مقرر کرنے کے لئے دونوں حکومتوں میں خط و کتابت جاری ہے۔

درخواست دعا

خاکسار رورلیکلر نائنل مڈل سکول کا امتحان دے رہا ہے احباب کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔
عبدالرب خلیل کلاس ہشتم۔ حویلی بہادر شاہ

حضرت مفتی صاحب رضی اللہ عنہ

(بقیہ صفحہ ۵)

کا بھی پتہ لگتا گیا۔ آخر ایک دن وہ خوشگوار سماں آ ہی گیا۔ کہ میں ان مسائل سے بخوبی آگاہ ہو کر حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا شرف حاصل کرنے کے لئے ہمہ تن تیار ہو گیا۔ اور حضرت مفتی صاحب سے عرض کی کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ مگر حضرت اقدس کے اپنے دست مبارک میں اس ناچیز ہاتھ (اپنے ہاتھ سے مراد) کو دیکر بیعت کرائیں لہذا آپ نے بیعت کرا دی۔ امتحان میٹرک سے فارغ ہو کر ۱۹۰۵ء میں ابھی تک میں ابھی قادیان میں تھا کہ منشی محمد افضل صاحب ایڈیٹر البدر اخبار کے انتقال پر ملال کے بعد حضرت مفتی صاحب کے اس اخبار کی عنان اختیار لینے پر بندہ کو قبلہ حضرت مفتی صاحب مرحوم کے زیر سایہ بطور کلرک کام پر لگا دیا گیا۔ میں نے جتنی دیر وہاں کام کیا۔ آپ نے مشفقانہ ہی نہیں بلکہ پدرانہ سلوک مجھ سے روا رکھ کر مجھے دینی و دنیوی تربیت میں طاق کرنے کی ہر سعی بلیغ فرمائی آپ ہفت زبان مشہور تھے۔ انگریزی عربی۔ فارسی و عبرانی میں آپ بے تکلف گفتگو کرتے اور لیکچر دے سکتے تھے۔ آپ کو فرنچ اور پرتگالی زبان میں بھی شغف تھا۔ آپ بہت جلد غیر زبان سیکھنے کا مادہ رکھتے تھے۔ چنانچہ ایک غیر زبان کی کتاب میں نے آپ کی لائبریری میں دیکھی جس پر کسی نے پہلے حاشیہ پر نوٹ دیا ہوا تھا۔ کہ یہ علم چند مہینوں میں یا چند دنوں میں سکھایا جاسکتا ہے۔ آپ نے اس پر اپنا ریمارک یہ کیا کہ نہیں چند منٹوں میں سیکھا جا سکتا ہے۔

میں جن دنوں لاہور کے مختلف دفاتر میں ملازم ہوتا تھا۔ آپ اکثر تشریف لاتے اور مجھے رخصت دلوا کر اپنے ہمراہ بڑے بڑے لوگوں سے ملنے اور اکثر لاہور کی سراؤں میں آمدہ مسافروں اور عربوں کو تبلیغ کرنے لے جاتے۔ بازار سے وہ کثیر صرف کر کے ان کے لئے چائے بسکٹ وغیرہ کا انتظام کرتے۔ کوئی بھی آپ سے کسی امر کے لئے سائل ہوتا آپ حتی الوسع امداد ضرور فرماتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خاندان عالیہ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ سے اس قدر عشق میں منہمک نظر آتے تھے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو پیدا ہی اسی غرض کے لئے کیا ہے۔

آپ نے اپنے پاس ایک خاص نوٹ بک رکھی ہوئی تھی۔ جس میں ان اصحاب کے اسماء* درج تھے۔ جن سے آپ کو خاص تعلق اور محبت تھی۔ اس نوٹ بک میں اس غریب کا نام بھی درج تھا۔ مجھے اپنے بچوں کی مانند تصور فرماتے۔ اپنے ماتحت جائنٹ ایڈیٹری کے زمانہ میں مجھے خاص اپنے گھر کے احاطہ میں مفت مکان بخشا ہوا تھا۔ آپ کی یاد ہمارے دلوں سے مرتے دم تک نہ بھولے گی اور اللہ تعالیٰ کرے ان کی روح پر بے شمار برکتیں دم بدم نازل ہوتی رہیں۔ اور ہم سب کو آپ کے قدم بقدم چلنے کی توفیق ملے۔

(چوہدری محمد علی خاں اشرف
ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر مہاجر ہوشیارپوری
عفی عنہ موصی و صحابی)

اعلان نکاح

مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۵۶ء بعد نماز ظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے برادرم محمد عبد السمیع صاحب ابن چوہدری محمد حسین صاحب آف جھنگ کا نکاح ہمراہ خالدہ اختر بنت شیخ حبیب الرحمن صاحب ڈی۔ آئی آف سکولز ڈسٹرکٹ ڈیرہ غازیخاں بعوض حق مہر اڑھائی ہزار روپے مسجد مبارک میں پڑھا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔ آمین

(لطیف احمد شیخ انجینئرنگ کالج مغلپورہ لاہور)

تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لینا کیوں ضروری ہے

اس لئے کہ

(۱) "دیکھو راستہ دور کا ہے۔ وقت تھوڑا ہے۔ تمہاری کوششیں نامکمل ہیں۔ فتح کا دن نزدیک آرہا ہے۔ تم جلد جلد اپنے قدم بڑھاؤ۔ اور ہر میدان میں اسلام کے جانباز سپاہی بننے کی کوشش کرو۔"

(۲) اور اس لئے کہ "اگر ہر شخص اسلام کی فتح کے لئے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیتا ہے اگر تم میں سے ہر شخص اپنے جسم کا ذرہ ذرہ اسلام کی فتح کے لئے اس طرح اڑا دیتا ہے جس طرح روئی دھنکنے والا روئی کے ذرات کو ہوا میں اڑا دیتا ہے تو تمہاری اس سے زیادہ خوش قسمتی اور کوئی نہیں ہو سکتی۔"

(۳) اس لئے کہ "ہماری قربانیاں اسلام کے فنڈ کو اس قدر مضبوط کر دیں کہ جب کسی ملک میں اسلامی لشکر بھجوانے کی ضرورت ہو۔ جب سپاہیوں کے لئے روحانی گولہ بارود کی ضرورت ہو۔ جب لوگوں کی پیاس بجھانے کے لئے لٹریچر بھجوانا ضروری ہو تو ہمارے پاس اس قدر سامان موجود ہو کہ ہم بغیر کسی قسم کے فکر کے اور بغیر اس کے کہ ہمارے سپاہیوں کو کسی قسم کی تشویش ہو اسلام کی تمام ضروریات کو پورا کر سکیں۔"

(۴) اس لئے کہ "تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لینے والوں کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ عزت کا مقام پائیں گے۔"

(۵) تحریک جدید میں شاندار قربانیوں کے ساتھ حصہ لینا اس لئے ضروری ہے کہ "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے مطابق اسلام کی فتح کی بنیاد احمدیت کے غلبہ کی بنیاد۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو دوبارہ زندہ کرنے کی بنیاد روز ازل سے تحریک جدید کے ذریعہ قرار دی گئی ہے۔"

(۶) آپ کو بغیر کسی ہچکچاہٹ کے بہ انشراح صدر تحریک جدید میں اس لئے وعدہ کرنا اور اسے ادا کرنا چاہئیے کہ "تحریک جدید ایک مستقل صدقہ جاریہ ہے جو لوگ اس میں حصہ لیں گے وہ اس تبلیغ دین کے ذریعہ جو ان کے روپیہ سے ہوتی رہے گی اپنی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب حاصل کرتے چلے جائیں گے۔"

(۷) "پس اے دوستو!!! مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لے لو۔ کہ اس امت پر پھر یہ دن نہ آئیں گے۔"

آپ اگر آج تک تحریک جدید میں حصہ لینے سے پہلو تہی کرتے رہے ہیں تو خدارا اس غفلت کے پردہ کو چاک کر کے ابھی اپنا وعدہ لکھ کر مرکز میں ارسال فرما دیں۔ اگر وعدہ کر چکے ہیں تو جلد تر یعنی ۳۱ مارچ تک وعدہ پورا کر دیں۔ وکیل المال تحریک جدید

ضروری اعلان برائے جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ

خاکسار ناظر بیت المال مندرجہ ذیل تاریخوں پر حلقہ ہائے امارت کھیوہ باجوہ دانہ زیدکا اور پوہلہ مہاراں کا دورہ کرے گا۔ لہذا ان حلقوں کے جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریان مال کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ مقررہ تاریخوں پر اپنی امارت کے اجلاس میں شرکت فرمائیں۔ ان عہدہ داروں کے علاوہ دوسرے جو احباب بھی آسکیں ان اجلاسوں میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ ہر جگہ یہ اجلاس بارہ بجے دوپہر شروع ہوں گے۔

تاریخ	نام امارت	جائے اجلاس
۲۲-۲-۵۷	کھیوہ باجوہ	کلاس والہ
۲۳-۲-۵۷	دانہ زیدکا	گھنوکے ججہ
۲۴-۲-۵۷	پوہلہ	بدوملہی

ناظر بیت المال۔ ربوہ